

## 49007 - اعتكاف كا بنيادي هدف ، اور مسلمانوں نے یہ سنت كيون ترك كردي ؟

### سوال

مسلمانوں نے اعتكاف كرنا كيون ترك كرديا ہے حالانكہ یہ نبي كريم صلي الله عليه وسلم كي سنت ہے؟  
اور اعتكاف كا بنيادي هدف كيا ہے ؟

### پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

اعتكاف نبي كريم صلي الله وسلم كي سنن مؤكده ميں سے ہے جس پر نبي صلي الله عليه وسلم نے ساري زندگي ہميشگي كي ہے.

آپ اعتكاف كي مشروعيت کے دلائل ديکھنے کے لیے سوال نمبر ( 48999 ) كا جواب ديکھیں .

یہ سنت مسلمانوں كي زندگي سے مخفي ہوچكي ہے صرف وہيں اس سنت پر عمل كرتے هيں جن پر الله تعالي كا رحم وكرم ہے، اس سنت کے متعلق بهي مسلمانوں كي حالت وبيي ہے جو دوسري سنتوں کے ساتھ ہے جنہيں وہ كر چکے هيں يا پھر قريب ہے کہ انہيں ختم كرديں .

اس کے كئي ايك اسباب هيں ان ميں چندايك یہ هيں:

1 - بہت سے لوگوں ميں ايماني كمزوري .

2 - دنيا كي لذت اور شهوات ميں بہت زيادہ دهيان، جس نے ان ميں ان لذتوں اور شهوات سے دور رہنے كي قدرت هي ختم كر ڈالي ہے اگرچہ تھوڑي دير هي دور نہيں ہوسكتے .

3 - بہت سے لوگوں کے نفسوں ميں جنت كي اهميت كا ہلکا ہوجانا، اور ان كا راحت و آرام كي جانب ميلان جس كي بنا پر وہ اعتكاف كي مشقت برداشت هي نہيں كرسكتے اگرچہ اس ميں الله تعالي كي رضا و خوشنودي ہے .

جس نے بهي جنت اور اس كي نعمتوں كي قدر و منزلت اور عظمت كو پہچان ليا وہ اسے حاصل كرنے کے لیے قيمتي سے قيمتي چيز بهي خرچ كرديتا ہے رسول كريم صلي الله عليه وسلم كا فرمان ہے:

( خبردار اللہ تعالیٰ کا مال بڑا قیمتی ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا مال جنت ہے ) اسے ترمذی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی ( 2450 ) میں صحیح قرار دیا ہے۔

4 - بہت سے لوگوں کا صرف زبانی کلامی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار اور عملی طور محبت کا نہ پایا جانا، یہ محبت سنت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے اور اس کی تطبیق کا نام جس میں اعتکاف بھی شامل ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

یقیناً تمہارے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں عمدہ نمونہ ( موجود ) ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن توقع رکھتا ہے، اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے الاحزاب ( 21 )

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

یہ آیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور احوال کی پیروی و اقتدا کی اصل اصیل اور دلیل ہے۔ اھ

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر ( 3 / 756 )

بعض سلف نے تو مسلمانوں کا اعتکاف ترک کرنے پر تعجب کا اظہار کیا ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدگی کے ساتھ ہمیشہ اعتکاف کیا ہے۔

ابن شہاب زہری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

مسلمانوں پر تعجب ہے کہ انہوں نے اعتکاف ترک کر دیا ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ جب سے مدینہ میں آئے اعتکاف نہیں چھوڑا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح کی قبض کر لی ۔

دوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخر تک رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف باقاعدگی سے ہمیشہ کیا، اور یہ چند ایام ایک تربیتی دورہ کی طرح ہیں، انسان کی زندگی میں اعتکاف کی راتوں اور دنوں کے بہت سے ایجابی اور فوری نتائج مرتب ہوتے ہیں، اور انسان کی زندگی پر دوسرے رمضان المبارک تک کے لیے اس کا ایجابی اثر بھی ہوتا ہے ۔

مسلمانوں آج اس سنت کو زندہ کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اسے اس طریقہ اپنانے کی ضرورت ہے جس طرح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اپنایا تھا۔

لوگوں کی غفلت اور امت میں فساد بپا ہونے کے باوجود اس پر عمل پیرا ہونے والوں کی خوش نصیبی اور بہت بڑی کامیابی ہے۔

سوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا بنیادی اور اساسی ہدف لیلۃ القدر کی تلاش اور اس کا حصول تھا:

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا، پھر درمیانے عشرہ کا ترکی خیمہ میں اعتکاف کیا جس کے دروازے پر چٹائی لٹکائی ہوئی تھی، ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے وہ چٹائی خیمہ کے ایک کنارے کی طرف کر کے اپنا سر نکالا اور لوگوں سے بات کی تو لوگ آپ کے قریب ہو گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے یہ رات تلاش کرنے کے لیے پہلے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر درمیانے عشرہ کا بھی اعتکاف کیا پھر میرے پاس آنے والا آیا اور مجھے یہ کہا گیا کہ یہ رات آخری عشرہ میں ہے، لہذا تم میں سے جو بھی اعتکاف کرنا پسند کرتا ہے وہ اعتکاف کرے، تو لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا۔ صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1167 )

اس حدیث میں بہت سے فوائد ہیں:

1 - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا اساسی و بنیادی ہدف لیلۃ القدر کا حصول اور اس رات کے قیام کی استعداد پیدا کرنا اور وہ رات عبادت کر کے بسر کرنا تھا، اس لیے کہ اس رات کو بہت عظیم فضیلت حاصل ہے:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

لیلة القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے القدر ( 3 )

2- اس رات کا علم ہونے سے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کی تلاش میں کوشش و جستجو کرنا، اسی لیے پہلے عشرہ کے اعتکاف سے ابتدا کی اور پھر درمیانے عشرہ کا اعتکاف کیا اور جب یہ علم ہوا کہ یہ رات آخری عشرہ میں ہے تو پھر مہینہ کے آخر تک اعتکاف جاری رکھا، یہ سب کچھ لیلۃ القدر کی تلاش اور جستجو کی چوٹی ہے۔

3 - صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کرنا، کیونکہ انہوں نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی اعتکاف کیا اور آپ کے ساتھ مہینہ کے آخر تک اعتکاف کی حالت

میں ہی رہے، اور یہ سب کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی میں ان کی شدید حرص کی بنا پر تھا۔

4 - نبی کریم صلی اللہ کی اپنے صحابہ کرام پر شفقت اور رحمت، اعتکاف کی مشقت کو مد نظر رکھتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ساتھ اعتکاف جاری رکھنے یا اعتکاف ختم کرنے کا اختیار دیتے ہوئے فرمایا: ( تم میں سے جو بھی اعتکاف کرنا پسند کرتا ہے وہ اعتکاف کرے ) .

اعتکاف کے اور بھی کئی ایک مقاصد ہیں جن میں سے چند ایک ذکر کیے جاتے ہیں:

1 - جتنا بھی ممکن ہو سکے لوگوں سے منقطع اور علیحدہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا جائے، حتیٰ کہ اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور انس پیدا ہو جائے۔

2 - اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکمل تعلق پیدا کر کے دل کی اصلاح .

3 - عبادات یعنی نماز، قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر انکار اور دعاء کے لیے مکمل طور پر انقطاع .

4 - روزے پر اثر انداز ہونے والی ہر چیز یعنی نفسانی شہوات وغیرہ سے روزہ کو محفوظ رکھنا۔

5 - دنیاوی مباح امور میں کمی اور طاقت و قدرت ہونے کے باوجود ان سے زہد اختیار کرنا .

دیکھیں: کتاب الاعتکاف نظرة تربوية تالیف ڈاکٹر عبداللطیف بالطو.

واللہ اعلم .